السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

برائے مہربانی مندرجہ ذیل دو حدیثوں کی وضاحت فرمادیجئے:

((مَن أَحدَثَ فِي أَمرِنَا ہٰذَا مَالَيسَ مِنہُ فَھُوَرَدٌّ))

''جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں وہ (چیز) ناقابل قبول ہے ۔''

اور

((مَن سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُہَا وَأَجْرُ مَن عَمِلَ بِهَا))

''جس نے اچھا جاری کیا، اسے اس کا ثواب ملے گا اواس پر عمل کرنے والوں کا بھی ثواب ملے گا۔''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

من احدث ... '' والی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین میں کوئی بدعت جاری کرتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مشابہ ایک چیز پیش کرتا ہے تو یہ نئی چیز غیر شرعی ہوگی، اس پر عمل نہیں کیا جائے گا، اسے '' ایجاد کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ اس کی ایک مثال تو وہی ہے جو سوال میں ذکر کی گئی یعنی پنجگانہ نمازوں میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے آیت الکرسی پڑھنا۔ دوسری مثالیں اذان میں اَشْھَدُ اَنَّ عَلِيًا وَلِیُّ اللّٰهِ کہنا۔ اذان کے بعد مؤذن کا بلند آواز سے درود پڑھنا۔ البتہ اگر مؤذن آہستہ درود پڑھے تو یہ سنت ہے۔

دوسری حدیث : مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً... '' الخ کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایسی سنت پر عمل کرتا ہے جس پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا تھا، اس نے اسے زندہ کر دیا کیونکہ اس کی وجہ سے بہت سے لوگ اس پر عمل کرنے لگے۔ اسی طرح وہ وعظ و نصیحت کے ذریعے ایک سنت کی طرف توجہ دلاتا ہے اور لوگ اس پر عمل کرنے لگتے ہیں۔ اس مسئلہ کی تائید صحیح مسلم کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔ جو عبداللہ بن عمر اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''ہم صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ کچھ افراد حاضر خدمت ہوئے ان کے پاس کپڑے نہیں تھے، صرف ایک ایک چادر سے جسم چھپایا ہوا تھا اور گلے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں، انمیں اسے اکثر مضر قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے بلکہ سبھی مضر سے تھے۔ رسول اللہ نے ان کا فقر وفاقہ ملاحظہ فرمایا تو چہرہ اقدس کا رنگ بدل گیا۔ کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور (نماز کے بعد) خطاب فرماتے ہوئے یہ آیت پڑھی:

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا

''اے لوگو!اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی اسے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلا دیں اللہ سے ڈرو جسکے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ ناطے توڑنے سے بھی بچو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے۔'' (النساء: ۴/۱)

دوسری آیت سورت حشر سے پڑھی:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

(اے مومنو!اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل (قیامت) کے دن کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔'' (الحشر: ۵۹/۱۸)''

ر فرمایا:) ' آدمی صدقہ کرے اپنے دینار سے،اپنے درہم سے اپنے کپڑے سے اپنے گیہوں کے صاع سے ،اپنے کھجور کے صاع سے '' حتیٰ کہ یہ بھی فرمایا: ''خواہ آدھی کھجور ہو'' ایک نصاری صحابی تھیلی لائے، ان کا ہاتھ گویا اس کو) اٹھانے سے عاجز ہو رہا تھا۔ (اتنی بھاری تھی کہ ہاتھ سے چھوٹ رہی تھی) بلکہ واقعی عاجز ہو گیا۔ اس کے بعد تو لوگ آگے پیچھے (صدقہ لے لے کر) آنے لگے، حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس یوں ؛چمک گویا اس پر سونے کا رنگ پھرا ہوا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((مَن سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُہَا وَأَجْرُ مَن عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِن غَيرِ أَن يَنْقُصَ مِن أُجُورِهِم شَيْءٌ وَمَن سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيهِ وِزْرُہَا وَوِزْرُ مَن عَمِلَ بِهَا مِن بَعْدِهِ مِن غَيرِ أَن يَنْقُصَ مِن أَوْزَارِهِم شَيْءٌ))

جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد عمل کرنے والوں کا ثواب بھی ملے گا اور ان کے ثوابوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جو شخص اسلام میں ایک بری روش قائم کرے، اسے اس کا گناہ ''ملیگا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی اسے ملے اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة، رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ 293

محدث فتویٰ